24 جنوری 2013ء

اسٹیٹ بینک پاکستان میں مالی عدم شمولیت کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے کثیر جہتی حکمت عملی پر گامزن ہے: یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے کہا ہے کہ اسٹیٹ بینک ملک میں مالی عدم شمولیت (financial exclusion) کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے کثیر جہتی طریقہ کار پر عمل کر رہا ہے۔ آج سہ پہر کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں تعمیر مائکروفنانس بینک کے ٹرم فنانس (سرمایہ) سرٹیفکیٹ (TFC) کے کلوژر کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کا مقصد مارکیٹ پر مبنی ایک مؤثر اور پائیدار مالی ڈھانچہ تیار کرنا ہے جو خواتین اور نوجوانوں سمیت ملک کی محروم آبادی کی مالی ضروریات کو پورا کر سکے۔

انہوں نے کہا کہ اس ٹی ایف سی کے اجرا سے مائکروفنانس سیکٹر کی فنڈنگ کو متنوع بنانے (diversify) میں بہت مدد ملے گی۔ انہوں نے مالی مارکیٹ کے تمام شرکا کو دعوت دی کہ پاکستان کے مالی سیکٹر کو زیادہ شمولیتی (inclusive) بنانے کے لیے دوررس وژن تشکیل دیں۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ تخمینے کے مطابق مائکروفنانس مارکیٹ 25 سے 30 ملین کلائنٹس پر مشتمل ہے جنہیں صرف قرضے کی خدمات درکار نہیں ہوں گی۔ اس امر کی بے حد اہمیت ہے کہ مالی صنعت ڈپازٹ، کریڈٹ، انشورنس اور ترسیلات زر سمیت تمام موزوں مالی خدمات فراہم کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسٹیٹ بینک اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ مالی صنعت کو اس بلند مقصد کے حصول کی راہ میں متعدد چیلنجز درپیش ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اسٹیٹ بینک پائیدار انداز میں اس سیکٹر کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرز سے رابطے میں ہے۔

انہوں نے کہا کہ گہرائی اور وسعت کے لحاظ سے پاکستان کے مالی شعبے کی رسائی محدود ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ 2008ء کی ایکسس ٹو فنانس اسٹڈی کے مطابق بمشکل 12 فیصد آبادی کو باضابطہ (formal) بینکاری خدمات تک رسائی حاصل ہے اور 32 فیصد غیر رسمی (informal) مالی سہولتوں سے استفادہ کرتے ہیں جبکہ بالغ آبادی کا 56 فیصد حصہ مکمل طور پر محروم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تخمینے کے مطابق پاکستان میں مائکروفنانس مارکیٹ کا حجم 25 سے 30 ملین کلائنٹس ہے جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مائکروفنانس تک رسائی کی موجودہ سطح 2.4 ملین کلائنٹس ہے جو ممکنہ مارکیٹ کا صرف 10 فیصد بنتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے برطانیہ کے ڈی ایف آئی ڈی کے تعاون 2008ء میں مائکروفنانس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی (MCGF) شروع کی تھی تاکہ مائکروفنانس مارکیٹ کی اکثریت کو درپیش فنڈنگ کی شدید قلت سے نمٹا جا سکے۔ اس فیسلٹی کے آغاز سے پہلے چند مائکروفنانس فراہم کرنے والوں (microfinance providers) اور کمرشل بینکوں کے درمیان ایک بار ہونے والے معاہدوں کے سوا، مائکروفنانس فراہم کرنے والوں کے لیے کمرشل فنڈنگ مارکیٹ کا وجود نہیں تھا، مائکروفنانس صنعت سخت مشکلات کا شکار تھی اور اپنی فنڈنگ کی ضروریات کے لیے ڈونرز پر انحصار کرتی تھی۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ اس فیسلٹی کا دائرہ حال میں بڑھایا گیا ہے اور مائکروفنانس فراہم کرنے والوں کو کیپٹل مارکیٹ سے نان بینک فنانس وصول کرنے کی اجازت دی گئی ہے جس سے چھوٹے قرض لینے والوں کے لیے فنانسنگ کے ذرائع بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ خوش آئند ہے کہ تعمیر مائکروفنانس بینک سمیت کئی مائکروفنانس فراہم کرنے والے ادارے ایم سی جی ایف سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور انہوں نے اس فیسلٹی کو اس مقصد کے حصول میں مدد دی ہے۔

انہوں نے سامعین کو مختصراً آگاہ کیا کہ 15 ملین پونڈ کے ایم سی جی ایف سے پاکستان میں مائکروفنانس شعبے کو درپیش فنڈنگ کی مشکلات کو کم کرنے میں مدد ملی ہے، جنہیں ذیل میں دیا گیا ہے:

☆اب تک ایم سی جی ایف کے تحت 25 ضمانتیں دی جا چکی ہیں، مائکروفنانس فراہم کرنے والے 5 نمایاں اداروں کے لیے 7 ارب روپے جمع کیے گئے جس سے تقریباً 3 لاکھ 50 ہزار نئے افراد کو چھوٹے قرضوں تک رسائی حاصل کرنے میں مدد ملی۔

☆خطرے میں شراکت پر مبنی ساخت کی وجہ سے اس سہولت سے 3 گنا لیوریج حاصل کیا گیا ہے، نجی کیپٹل مارکیٹس سے 5 ارب روپے جمع کیے گئے، جس سے یہ تاثر پیدا ہوا کہ کاروباری تناسب کے لحاظ سے مائکروفنانس اتنا پر خطر نہیں، اور

☆سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سہولت کے تحت مائکروفنانس فراہم کرنے والے اداروں کی فنڈنگ کے لیے 16 کمرشل بینکوں اور حال ہی میں ریٹیل سرمایہ کاروں کو شامل کیا گیا ہے۔

یاسین انور نے کہا کہ ایم سی جی ایف نے چھوٹے قرضے لینے والوں اور بینکوں/ڈی ایف آئیز کے درمیان روابط قائم کرنے میں مدد فراہم کی ہے۔ بینکوں/ڈی ایف آئیز کے کلائنٹ سے روشناس ہونے سے چھوٹے قرضہ لینے والوں کو مرکزی دھارے اور مزید مالی خدمات کی طرف لانے میں مدد ملے گی۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ اس سہولت کے تحت بینکوں/ڈی ایف آئیز کے لیے مائکروفنانس کاروبار متعارف کرایا گیا ہے کیونکہ بینکوں کو مائکروفنانس فراہم کرنے والے اداروں کی قدر جانچنا پڑتی ہے، جس سے انہیں یقینی طور پر مائکروفنانس میں درپیش خطرات کے متعلق اپنے تجزیے تیار کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کے نتیجے میں اب بینک بھی مائکرو بینکاری میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے زیادہ آمادہ دکھائی دیتے ہیں۔

یاسین انور نے کہا کہ اس فیسلٹی سے مائکروفنانس فراہم کرنے والے اداروں کے لیے ریٹیل سرمایہ کاروں کو چھوٹی پراڈکٹس کی پیشکش کرنے میں مدد ملی ہے۔ اس طرح چھوٹے ریٹیل سرمایہ کاروں کو اپنی بچتوں کی سرمایہ کاری اور قدرے بلند منافع کمانے کا متبادل ذریعہ مہیا ہوا ہے جس سے مائکرو بچتوں کے تصور کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔

☆☆☆